

## رکعت تراویح پڑھنا جائز ہے؟ 30 کیا 222334

### سوال

رمضان میں نفل نماز کا کیا حکم ہے؟ اور نماز تراویح میں کتنی رکعت نماز پڑھنا شرعی عمل ہے؟ میں نے کچھ منحرف مثال کے طور پر صوفی فرقوں کو دیکھا ہے کہ وہ 30 رکعت تراویح ادا کرتے ہیں، تو کیا اس بات کی کوئی دلیل ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

رمضان میں نفل نماز اور خصوصاً قیام اللیل مسحیب عبادات میں شامل ہے، کیونکہ یہ نوافل بھی رمضان میں عام نیکیوں کے تحت مسجات میں شامل ہوتے ہیں، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رمضان میں قیام اللیل کرنے کی خصوصی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص رمضان میں قیام ایمان اور ثواب کی امید سے کرے تو اس کے گرثشتہ لگاہ معاف کر دیے جاتے ہیں)

بخاری: (37) مسلم: (759)، اس حدیث پر امام نووی رحمہ اللہ نے عنوان یہ قائم کیا ہے: "باب ہے قیام رمضان کیلیے ترغیب کے بارے میں، اور اس سے مراد تراویح ہے"

اس لیے ہر مسلمان کو رمضان البارک میں خصوصی طور پر فرض نماز سے پہلے اور بعد والی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے، باجماعت نماز تراویح ادا کرے، نیز نماز کیلیے مکروہ اوقات سے اجتناب کرتے ہوئے دیگر اوقات میں عام نوافل ادا کرے۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (21740) کا مطالعہ کریں۔

#### دوم :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں قیام اللیل کرتے ہوئے گیارہ رکعات سے زیادہ قیام نہیں کرتے تھے، تاہم کبھی بھار 13 رکعات ادا کریا کرتے تھے، چنانچہ صحیح بخاری: (3569) مسلم: (738) میں ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا کہ: "رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟" تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: "آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نماز ادا نہیں کرتے تھے، اس کیلیے پہلے آپ [دو، دو کر کے] چار رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر [کچھ لمحات کا وقٹہ کرنے کے] بعد چار رکعات مزید ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں بھی کچھ نہ پوچھو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات نماز ادا کرتے، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھایا کہ: اللہ کے رسول! آپ و تراویح نے سے پہلے ہی سورہ ہے میں؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری آنکھیں تو سوچاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا)"

اسی طرح بخاری: (1170) میں ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت 13 رکعات نفل ادا کرتے اور پھر جب صبح کی اذان ہو جاتی تو دو خنثسر سی رکعات [فجر کی سننیں] ادا کرتے تھے"

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز سات یا نور کعبات بھی پڑھتے تھے، بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت نقل کرنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بھی نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت 13 رکعت نماز ادا کرتے اور پھر اذان فجر کے بعد غفرنگ کی 2 سنتیں ادا فرماتے تھے۔

نیز زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دو نقصر سی رکعت ادا کرتے پھر بھی نماز پڑھتے، انہوں نے اپنی حدیث مکمل کرنے کے بعد آخر میں کہا ہے کہ : اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز 13 رکعت ہوتی تھیں"

قاضی کستہ میں کہ :

"علمائے کرام کا ان احادیث کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ : ان احادیث میں ابن عباس، زید اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا اپنا ذائقی مشاہدہ بیان کیا ہے" انتہی

سوم :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کیلئے کوئی معین عدد مقرر نہیں فرمایا کہ جس سے زیادہ نماز تراویح پڑھنا جائز ہے، چنانچہ نماز تراویح کی رکعت کے بارے میں معاملہ و سمعت والا ہے، ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھ لے تو حرج نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عام ہے : (رات کی نمازوں، دو رکعت کر کے ادا کی جاتی ہے، چنانچہ اگر کسی کو صحیح صادق طوع ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے اس سے سابقہ ادا شدہ تمام نوافل و تہ ہو جاتیں گے) اس روایت کو بخاری : (472) اور مسلم : (749) نے روایت کیا ہے۔

فہنائے کرام کے فقیہ مذاہب بھی اسی بندید پر ہیں قائم ہیں، چنانچہ حنفی فقہ میں 20 رکعت، اسی طرح امام احمد کے ہاں 20 رکعت، امام مالک کے ہاں 36 رکعت ہیں، اس لیے گیارہ پڑھیں یا کم و بیش کسی بھی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"صحیح بات یہ ہے کہ کسی بھی تعداد میں تراویح ادا کرنا پچھا عمل ہے، اس بارے میں امام احمد رحمہ اللہ نے صراحت بھی کی ہے کہ قیام رمضان کے بارے میں کوئی خاص عدد معین نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے کوئی تعداد معین نہیں فرمائی، اس لیے قیام رمضان میں رکعت کی تعداد لبی یا مختصر قیام کی وجہ سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام لبا فرماتے تھے، جس کی وجہ سے تعداد کم ہی رہتی تھی، جیسے کہ صحیح حدیث میں حدیث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ، نساء اور آل عمران پڑھی۔

تاہم جس وقت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے باجماعت تراویح پڑھائی تو آپ انہیں لمبا قیام نہیں کرواتے تھے، اس لیے رکعت زیادہ ہو جاتی تھیں؛ اور اس طرح رکعت کی اضافی تعداد قیام کی طوات کا تبادل ہو جاتیں، نیز اہل علم نے رکعت کی تعداد آپ صلی اللہ علیہ سے ثابت شدہ رکعت سے دو گنا مقرر کیں؛ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم 11 یا 13 رکعت پڑھتے تھے، اس کے بعد اہل مدینہ لمبا قیام کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے تو انہوں نے لمبا قیام کی بجائے رکعت کی تعداد زیادہ کر دی جو کہ 36 رکعت تک پہنچ گئی" انتہی  
"مجموع الفتاوی" (13/23)، اسی طرح دیکھیں : (120/23)

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے کہ :

"رکعت تراویح کی تعداد معین نہیں ہے، اور علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے : بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ 23 رکعت ہے، اور بعض کی رائے اس سے کم و بیش بھی ہے، اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں 23 رکعت نماز تراویح بھی پڑھی ہے، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں 11 یا

13 رکعت سے زیادہ ادائیں فرماتے تھے، اور آپ نے لوگوں کے لیے نماز تراویح اور تہجد کے لیے رکعتوں کی تعداد معین نہیں فرمائی، بلکہ آپ قیام اللیل اور رمضان میں تراویح کی نماز کیلئے ترغیب دیتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جور رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کرے گا تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بمحض دیے جائیں گے) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعتوں کی تعداد معین نہیں فرمائی، لہذا تعداد رکعات قیام کی کیفیت کے اعتبار سے مختلف ہوگی؛ تو لباقام کرنے والا رکعات کی تعداد کم رکھے جیسے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، اور جو لوگوں کا حاظہ رکھتے ہوئے رکعتوں میں تخفیف کرے تو وہ رکعتوں کی تعداد کو زیادہ رکھے جیسے کہ صحابہ کرام نے عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کیا، اور آخری عشرے میں پہلے دو عشروں کے مقابل رکعتوں کی تعداد بڑھانے اور اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج نہیں، باس طور کہ پہلے تورات کے اول حصے میں بطورِ تراویح نوافل پڑھتے ہوئے تخفیف کرے، جس طرح پہلے دو عشروں میں تراویح ادا کی تھیں اور پھر رات کے آخری حصے میں بطور تہجد نوافل ادا کرتے ہوئے لباقام کرے؛ کیونکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں دیگر ایام سے کمیں زیادہ بڑھ کر عبادات کیلئے جدوجہد فرماتے تھے "انشی ماخوذ از: "فتاویٰ الجیہ الدائمۃ- دوسرا یڈیشن" (6/82)

حاصل کلام یہ ہے کہ :

نماز تراویح کیلئے کوئی تعداد معین نہیں ہے کہ اس تعداد سے کم یا زیادہ ادا کرنا منسخ ہو؛ لہذا اگر کوئی شخص 30 رکعات یا کم و بیش تراویح ادا کرتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسے اس عمل کی وجہ سے بد عین قرار نہیں دیا جا سکتا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نماز تراویح کیلئے کوئی معین عدد نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص 20 ادا کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کوئی 30 ادا کرے تب بھی کوئی حرج نہیں، اور اگر کوئی 40 بھی ادا کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، 11 رکعات ادا کرنے والے کا عمل بھی ٹھیک ہے، 13 بھی ادا کی جا سکتی ہیں، تراویح کا معاملہ و سیئ ہے اس میں کمی بیشی کرنے والے پر کوئی حرج نہیں ہے" انتہی "فتاویٰ نور علی الدرب" (9/437)

مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (9036) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔